34535 ـ كيا تشهد ميں " السلام عليك ايہا النبی " پڑھا جائيگا يا كہ " السلام على النبی " ؟

سوال

كيا يہ صحيح ہے كہ نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم كی موت كے بعد اگر كوئی شخص تشهد ميں " السلام عليك ايہاالنبی " كہتا ہے تو اس سے شرك كا خدشہ ہے، اور ہميں اس كی بجائے " السلام على النبی " كہنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مستقل فتوى كميٹی كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

1 ـ ابن مسعود رضی اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں:

" ميری ہتھيلی رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كی دونوں ہتھيليوں كے درميان تھی تو آپ نے مجھے تشهد اس طرح سكھائی جس طرح قرآن كی كوئی سورة سكھائی جاتی ہے:

" التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "

سب درود اور وظيفے اللہ ہی كے ليے ہيں، اور سب عجز و نياز اور سب صدقے خيرات بھی اللہ ہی كے ليے ہيں، اے نبی صلى اللہ عليہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ كی رحمت اور اس كی بركتيں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ كے نيك و صالح بندوں پر، ميں گواہی ديتا ہوں كہ اللہ تعالى كے سوا كوئی معبود برحق نہيں، اور ميں گواہی ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اس كے بندے اور رسول ہيں "

نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہمارے اندر تھے، اور جب فوت ہو گئے تو ہم يہ كہنے لگے: السلام على النبی صلى اللہ عليہ وسلم .

چنانچہ بہت سے لوگ يہ آخری الفاظ كہتے ہيں، اور دوسروں كو بھی يہی كہنے كا حكم ديتے ہيں، كيا ايسا كرنا صحيح ہے ؟

مستقل كميٹی كے علماء كرام كا جواب تھا:

" تشهد کا طریقہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام کا اس کا حکم دیا تھا وہ یہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل حدیث میں موجود ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" میری ہتھیلی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی تو آپ نے مجھے تشهد اس طرح سکھائی جس طرح قرآن کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے:

" التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "

سب درود اور وظیفے اللہ ہی کے لیے ہیں، اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں "

یہ سب سے صحیح طریقہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے اپنے صحابہ کرام کو یہی سکھایا، اور یہ نہیں فرمایا کہ:

" اگر میں فوت ہو جاؤں تو تم السلام علی النبی کہنا ... "

کمیٹی کے علماء سے یہ بھی سوال کیا گیا:

کیا تشهد میں " السلام علیك ایهاالنبی " کے الفاظ کہے جائیں، یا کہ " السلام علی النبی " کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل ہم " السلام علیك ایهاالنبی " کہا کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد " السلام علی النبی " کے الفاظ ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

صحیح یہی ہے کہ نمازی کو تشهد میں " السلام علیك ایهاالنبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا چاہیے؛ کیونکہ احادیث سے یہی ثابت ہے.

لیکن جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے ۔ اگر یہ ان سے صحیح ثابت ہو جائے تو پھر ۔ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے، اسے صحیح ثابت شدہ احادیث سے معارض نہیں کیا جائیگا، اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی وفات کے بعد اس کا حکم ان کی زندگی سے مختلف ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان فرما دیتے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 11 ـ 13).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کی بہت ہی عظیم الشان توضیح کی ہے، اور ان الفاظ میں غائب کو پکارنے والے کی نداء کے شبہ کا دعوی کرنے والے کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

قولہ: السلام علیك "

کیا یہ خبر ہے یا دعاء ؟

یعنی کیا آپ یہ خبر دے رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم ہیں، یا کہ یہ دعاء کر رہے ہو کہ اللہ تعالی ان پر سلامتی بھیجے ؟

جواب:

یہ دعاء ہے، اور آپ یہ دعاء کر رہے ہیں کہ اللہ تعالی ان پر سلامتی بھیجے، چنانچہ یہ خبر دعاء کے معنی میں ہے.

پھر کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے جس طرح عام لوگ ایك دوسرے کو خطاب کرتے ہیں ؟

جواب:

نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہو تو اس سے نماز ہی باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ نماز میں کسی بھی آدمی اور شخص سے کلام کرنی صحیح نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اگر واقعتا ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے، اور ان کو سلام کا جواب دیتے، جس طرح ان سے ملاقات کرتے وقت کیا کرتے تھے.

لیکن جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " اقتضاء الصراط المستقیم " میں کہا ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے وقت آپ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو استحضار کرنے کی قوت اس طرح ہے گویا کہ آپ انہیں مخاطب کر رہے ہیں.

اسی لیے صحابہ کرام السلام علیك کہا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ وسلم سن بھی نہیں رہے تھے، اور وہ السلام علیك کہتے حالانکہ وہ کسی علاقے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے علاقے میں ہوتے تھے.

اور ہم السلام علیك کہتے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے علاقے کے علاوہ دوسرے علاقے اور ان کے دور کے علاوہ کسی اور دور میں ہیں.

اور صحیح بخاری میں جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ وارد ہے کہ ہم وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا کرتے تھے، یہ ان کا اجتھاد ہے، جس میں ان سے زیادہ علم رکھنے والے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی مخالفت کی ہے جیسا کہ موطا امام مالك میں ہے کہ:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کیا اور تشھد میں یہ الفاظ کہے:

" السلام علیك ایھاالنبی و رحمۃ اللہ " اس کی سند اصح الاسناد ہے، اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ الفاظ کہے اور صحابہ کرام نے اس کا اقرار کیا اور مخالفت نہیں کی.

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی یہی سکھایا حتی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کو تشھد سکھائی تو ان کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، تا کہ وہ یہ الفاظ یاد رکھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشھد انہیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ عنقریب انہیں موت آئے گی، اس لیے اللہ تعالی نے آپ کو فرمایا تھا:

یقینا تو بھی مرنے والا ہے اور یہ بھی مرنے والے ہیں الزمر (30).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میری موت کے بعد " السلام علی النبی " کہنا، بلکہ انہیں تشھد اس طرح سکھائی جس طرح قرآن مجید کی سورۃ کی تعلیم انہیں الفاظ کے ساتھ دی جاتی ہے، اس لیے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے اجتھاد کی طرف دھیان نہیں دیا جائیگا، بلکہ " السلام علیك ایھا النبی " ہی کہا جائیگا.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 150 ـ 151).

واللہ اعلم .